سوال

میں نماز پڑھ رہا ہوتا ہوں ، میری ماں آواز دیتی ہے تو میں نماز میں ہی جواب دیتے ہوئے کہتا ہوں کہ ''میں حاضر ہوں''، کیا میرا ایسا کرنا درست ہے ؟

جواب

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اگر انسان فرض نماز پڑھ رہا ہو اور والدین میں سے کوئی ایک اسے آواز دے تو نماز توڑنا جائز نہیں ہے ، لیکن کسی نہ کسی طرح ان کو خبر کر دے کہ وہ نماز پڑھ رہا ہے ، جیسے سبحان اللہ کہہ دے یا تھوڑی بلند آواز میں قراءت کرنا شروع کر دے ۔

اس حالت میں اس کے لیے جائز ہے کہ وہ نماز تھوڑی جلدی ادا کر لے اور نماز مکمل کرنے کے بعد والدین کو اپنا عذر بیان کر دے کہ وہ نماز پڑھ رہا تھا ۔ کسی عذر کی بنا پر نماز میں تھوڑی جلدی کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے ۔

سیدنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

إِنِّي لَأَقُومُ فِي الصَّلَاةِ أُرِيدُ أَنْ أُطَوِّلَ فِيهَا فَأَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَأَتَجَوَّزُ فِي صَلَاتِي كَرَاهِيَةَ أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمِّهِ (صحیح البخاری ، الأذان : 707)

میں نماز شروع کرتا ہوں اسے طول دینا چاہتا ہوں ، پھر میں بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں تو نماز کو مختصر کر دیتا ہوں ۔ اس کو ناپسند کرتے ہوئے کہ اس (بچے) کی ماں کو تکلیف میں مبتلا کروں ۔

اگر انسان نفلی نماز پڑھ رہا ہو اور والدین میں سے کوئی ایک آواز دے تو اگر اسے علم ہو کہ فوری جواب نہ دینے سے وہ غصہ نہیں کریں گے تو نماز مکمل کرنے کے بعد ان کی بات کا جواب دے اور اگر اسے پتہ ہو کہ فوری جواب نہ دینا انہیں ناپسند ہے تو انہیں فوری جواب دے اور نماز توڑ دے ۔ توڑی ہوئی نماز کو بعد میں ادا کرنا افضل ہے ۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : ایک عورت نے اپنے بیٹے کو آواز دی جبکہ وہ اپنے عبادت خانے میں (مصروف عبادت) تھا ، اس نے کہا : اے جریج ! جریج نے (دل میں) کہا : اے اللہ ! ایک طرف میری والدہ ہے ، دوسری طرف میری نماز ہے ۔ وہ پھر بولی : اے جریج ! جریج گویا ہوا : یا اللہ ! میری والدہ اور میری نماز ، میں کسے اختیار کروں ۔ اس عورت نے تیسری مرتبہ پکارا : اے جریج ! اس نے پھر وہی کہا : یا اللہ ! ادھر میری والدہ ہے ادھر میری نماز ہے ۔ (بہر حال اس نے نماز کو نہ چھوڑا تو) ماں نے بددعا کی : اے اللہ ! جریج کو موت نہ آئے جب تک وہ بدمعاش عورتوں کا منہ نہ دیکھ لے ، چنانچہ اس کے عبادت خانے کے پاس ایک بکریاں چرانے والی عورت ٹھہرا کرتی تھی ۔ اس نے ایک بچے کو جنم دیا تو اس سے کہا گیا : یہ بچہ کس شخص کا ہے ؟ وہ کہنے لگی : (نومولود) جریج سے ہے ۔ وہ یہ الزام سن کر اپنے عبادت خانے سے نیچے اترا اور کہنے لگا : وہ عورت کہاں ہے جو دعویٰ کرتی ہے کہ یہ بچہ مجھ سے ہے ؟ جریج نے بچے کو مخاطب کر کے کہا : اے شیر خوار ! تیرا باپ کون ہے ؟ اس نے کہا : میرا باپ بکریاں چرانے والا ایک گڈریا ہے ۔'' **(صحیح البخاری ، العمل فی الصلاۃ : 1206 ، صحیح مسلم ، البر والصلۃ والآداب : 2550)**

والله أعلم بالصواب

محدث فتویٰ کمیٹی

شیخ الحدیث حافظ مفتی عبد الستار حماد حفظہ اللہ	فضیلۃ الشیخ جاوید اقبال سیالکوٹی
فضیلۃ الشیخ عبد الخالق حفظہ اللہ	فضیلۃ الشیخ اسحاق زاہد